حرمين

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

صِفَةُ العُمْرَةِ | أردو | اردو

عمرہ کا طریقہ

مؤلف
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

ⓒجمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٦هـ

بن باز ، عبدالعزيز
صفة العمرة - أردو. / عبدالعزيز بن باز ؛ جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات - ط١. .- الرياض ، ١٤٤٦هـ

١٠ ص ؛ ..سم

رقم الإيداع: ١٤٤٦/١٢٤٦١
ردمك: ٨-٥٩-٨٥١٧-٦٠٣-٩٧٨

صِفَةُ العُمْرَةِ

عمرہ کا طریقہ

سَمَاحَةُ الشَّيْخِ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَازٍ

رَحِمَهُ اللَّهُ

مؤلف

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفیں اللہ وحدہ کے لیے ہیں۔ اما بعد!

یہ عمرہ کے مناسک کا ایک مختصر تعارف ہے۔ قارئین کی خدمت میں اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:

۱- جب کوئی شخص عمرہ کرنے کا ارادہ لے کر میقات پر پہنچے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے اور صفائی ستھرائی اختیار کرے۔ یہی حکم عورت کے لیے بھی ہے، چاہے وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو، تاہم وہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اور غسل نہ کر لے۔

مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم پر خوشبو لگائے لیکن احرام کی چادروں پر نہ لگائے۔ اگر میقات پر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مکہ پہنچ کر طواف سے پہلے غسل کر لے۔

۲- مرد تمام سلے ہوئے کپڑے اتار کر صرف تہبند اور چادر پہن لے۔ مستحب ہے کہ یہ دونوں سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

عورت اپنے عام کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہے (سوائے نقاب، برقع اور

دستانوں کے، جنہیں وہ اتار کر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو غیر محرم مردوں سے کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے گی) بشرطیکہ وہ لباس زیب وزینت اور شہرت ونمائش سے خالی ہو۔[1]

۳- پھر وہ دل میں عمرہ کی نیت کرے اور زبان سے یہ کہے: "لَبَّيْكَ عُمْرَةً" یا "اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً" (اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں)۔ اگر محرم کو اپنی بیماری یا دشمن کے خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عمرہ کی عدم ادائیگی کا خدشہ ہو تو اس کو چاہیے کہ احرام باندھتے وقت شرط لگائے اور یوں کہے: «فَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ، فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». "اگر کسی روکنے والے نے مجھے روک دیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا جہاں میرا مجھے روک دیا جائے گا"۔ جیسا کہ ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کی حدیث میں موجود ہے۔[2]

پھر نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ

---

[1] ا- یہاں برقع اور نقاب سے مراد اردو داں طبقہ میں معروف برقع اور نقاب نہیں ہے، بلکہ یہاں برقع سے مراد سر ڈھانپنے کا ایسا لباس ہے جو سر کے ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپ لے اور اس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو، اسی طرح نقاب سے مراد صرف چہرے کو چھپا لینے والا ایسا کپڑا ہے جس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو۔

[2] سنن کبریٰ از امام بیہقی: ۷/۱۰۱۱۔

لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لا شَرِيكَ لَكَ»(میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تمام نعمتیں تیری ہی جانب سے ہیں، ساری کائنات میں تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے) اس تلبیہ کو بار بار دہراتا رہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر اور دعا کرتا رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ (کعبہ) پہنچ جائے۔

(مرد حضرات بلند آواز سے تلبیہ کہیں، اور عورتیں پست آواز سے تلبیہ کہیں، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا)۔

۴-جب بیت اللہ پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دے، پھر حجرِ اسود کا قصد کرے اور اس کے سامنے کھڑا ہو۔ دائیں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھوئے اور اگر ممکن ہو تو اس کا بوسہ لے، لیکن لوگوں کو دھکا دے کر یا انہیں تکلیف پہنچا کر ایسا نہ کرے۔ حجرِ اسود کو چھوتے وقت یہ کہے: "بِسْمِ اللهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا کسی چھڑی وغیرہ سے حجرِ اسود کو چھو لے اور جس چیز سے چھوا ہو، اس کا بوسہ لے۔ اگر چھونا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے اور کہے: "اللہ اَکبر" لیکن جس چیز (ہاتھ) سے اشارہ کرے، اسے بوسہ نہ دے۔

طواف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طواف کرنے والا حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہو، کیوں کہ طواف بھی نماز کی طرح ہے، فرق صرف یہ ہے کہ طواف میں گفتگو کی اجازت ہے۔

۵- طواف شروع کرتے وقت کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھے اور سات چکر لگائے۔ جب رکنِ یمانی کے قریب پہنچے تو اگر ممکن ہو تو دائیں ہاتھ سے اسے چھوئے اور کہے: "بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ" لیکن اس کا بوسہ نہ لے۔ اگر چھونا ممکن نہ ہو تو اسے چھوڑ دے اور طواف جاری رکھے، نہ اس کی طرف اشارہ کرے اور نہ تکبیر کہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔

رہا حجرِ اسود، تو جب بھی اس کے سامنے پہنچے تو اسے چھوئے اور بوسہ دے، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرے اور تکبیر کہے۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں صرف مردوں کے لیے رمل مستحب ہے۔

اسی طرح مرد کے لیے مستحب ہے کہ طوافِ قدوم کے دوران تمام چکروں میں اضطباع کرے۔ اضطباع یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزارے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال دے۔

تمام چکروں میں جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ذکر ودعا کرنا مستحب ہے۔

طواف میں کوئی خاص دعا یاذکر نہیں ہے، بلکہ انسان جتنا ممکن ہو اللہ کا ذکر اور دعا کرے، جو بھی اذکار اور دعائیں آسانی سے یاد ہوں (ان کا ورد کرتا رہے)۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

﴿...رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةٗ وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ حَسَنَةٗ وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾

(اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا)۔ [البقرة:۲۰۱]۔

ہر چکر میں یہ دعا پڑھیں؛ کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

ساتویں چکر کا اختتام حجرِ اسود کو چھونے اور اگر ممکن ہو تو بوسہ دینے سے کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تکبیر کہی جائے، جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد، اپنی چادر اوڑھ کر اسے کندھوں پر ڈال لے اور اس کے دونوں کنارے سینے پر لٹکا لے۔

٦- پھر اگر ممکن ہو تو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مسجد کے کسی بھی حصے میں طواف کی دو رکعت ادا کرے۔ ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں: " قل یا أیھا الکافرون " اور

دوسری رکعت میں: "قل ھو اللہ أحد" پڑھنا افضل ہے، اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں یا آیات پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر ان دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد، اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کی طرف رُخ کرے اور اگر ممکن ہو تو دائیں ہاتھ سے اُسے چھوئے۔ طواف کی دو رکعتوں کے بعد اگر ممکن ہو تو زمزم کا پانی پینا مسنون ہے۔

۷- پھر صفا پہاڑی کی طرف جائے اور اس پر چڑھے یا اس کے قریب کھڑے ہو جائے، اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا افضل ہے۔ صفا سے شروع کرے اور شروع کرتے وقت کہے: " نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ "(ہم اس کے ساتھ شروع کرتے ہیں جس کے ساتھ اللہ نے شروع کیا ہے)، اور یہ آیت تلاوت کرے:

﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ... ﴾

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔۔۔" [البقرۃ:۱۵۸]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (صفا پہاڑی پر چڑھنے کے بعد) قبلہ رخ ہو کر تین دفعہ اللہ کی حمد وثنا اور دعا کرے: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ"، "اللہ سب سے بڑا ہے،

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی۔"[۱]

اس کے بعد جو دعا میسر ہو وہ مانگے، پھر ذکر اور دعا کو تین بار دہرائے، یہی سنت ہے جو نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر ادا فرمائی ہے۔ پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے، جب پہلے (سبز) نشان پر پہنچے تو مرد چلنے میں تیزی کرے، یہاں تک کہ دوسرے نشان تک پہنچ جائے۔

عورت کے لیے تیز چلنا مشروع نہیں ہے؛(کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اس کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی صحابیات رضی اللہ عنہن نے اس پر عمل کیا)اور اس لیے بھی کہ عورت پر پردہ ہے۔ پھر چلتے ہوئے مروہ کی طرف جائے، اس پر چڑھے یا اس کے پاس کھڑا ہو جائے اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا

---

[۱] صحیح مسلم:۱۲۱۸۔

افضل ہے۔ مروہ پر وہی ذکر اور اعمال کرے جو صفا پر کیے تھے۔(البتہ صفا والی آیت یہاں نہ پڑھے اور نہ یہ کہے:" نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ")۔ پھر نیچے اترے اور چلنے کے مقام پر عام رفتار سے چلے اور تیز چلنے کے مقام پر تیز چلے، یہاں تک کہ صفا تک پہنچ جائے۔ یہ عمل سات مرتبہ کرے، صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر شمار ہوگا اور مروہ سے صفا تک واپس آنا دوسرا چکر۔ ضرورت کے پیش نظر اگر کوئی شخص سواری پر سعی کرے تو کوئی حرج نہیں، سعی میں جہاں تک ممکن ہو سکے کثرت سے ذکر و دعا کرنا مستحب ہے اور حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہو کر سعی کرے۔ لیکن اگر بغیر طہارت کے سعی کرے تو بھی کافی ہے۔

جب سعی پوری کر لے تو اپنے بال منڈوا لے یا چھوٹے کروا لے،(مرد کے لیے بال) منڈوانا افضل ہے، اگر اس کا مکہ آنا حج کے وقت سے قریب ہو تو اس کے لیے بال چھوٹے کروانا افضل ہے تا کہ حج میں باقی بال منڈوا سکے۔ رہی بات عورت کی تو وہ اپنے بالوں کو جمع کرے اور ان میں سے ایک پور کے برابر یا اس سے کم کاٹ لے۔ محرم اگر یہ تمام کام کر لے جن کا ذکر ہوا ہے تو اس کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ والحمد للہ۔ اس کے بعد اس پر احرام کی حالت میں حرام کیے گئے تمام امور حلال ہو جاتے ہیں۔(نبی ﷺ نے عمرہ مکمل کرنے کے بعد

الگ سے دو رکعتیں نہیں پڑھیں، تو جسے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہو، وہ بھی آپ کی پیروی کرے۔)

﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْأَخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ٢١﴾

"یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔[الأحزاب:۲۱]۔

اللہ تعالی ہمیں اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے، اور سبھوں کی عبادات قبول فرمائے۔ بے شک وہ بڑا سخی اور کرم نواز ہے۔

اللہ تعالی اپنے بندے اور رسول، ہمارے نبی محمد ﷺ پر، اور آپ کی آل واصحاب پر نیز قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والوں پر درود وسلام نازل فرمائے۔

یہ عمرہ کے مناسک کا ایک مختصر خلاصہ ہے، جو شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دفتر سے ۱۳/۲/۱۴۱۶ھ کو صادر ہوا۔

(مجموع فتاویٰ ومقالات الشیخ ابن باز، جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۵)۔

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

978-603-8517-59-8